پشتو زبان میں سیرت کی کتابیں

سعید اللہ قاضی

ہزار بار بشویم دہن بہ مشک و گلاب — ہنوز نام تو گفتن کمال بے ادبی است

سرورِ کائنات حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے شیدائی ہر دور میں آپ کے ساتھ محبت کا اظہار مختلف پیرایوں میں کرتے آئے ہیں۔ کسی نے آپ کے ساتھ محبت و عقیدت کا اظہار قصیدوں کی شکل میں کیا، کسی نے نعت کی شکل میں، اور کسی نے تدوین و تالیف کی صورت میں۔ آپ تاریخ کی ایک ایسی برگزیدہ ہستی ہیں جن کی سوانح عمریاں تاریخ کے مختلف عہد میں مختلف زبانوں میں لکھی گئیں۔ جس کی وجہ سے آپ کی زندگی کا ہر پہلو تلاشِ حق کے لئے وقف انسانوں کے لیے روشنی مہیا کرنے لگا۔ یہی وجہ ہے کہ خدا نے قرآن کریم میں فرمایا۔ "لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ"[1] اور جس کی تفسیر میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا ہے کہ آپ کا اخلاق قرآن مجید ہے[2]

خوش قسمتی سے پاکستان کے شمال مغربی سرحدی صوبہ کے باشندے یعنی پشتون، اپنے محبوب رسول ﷺ کی سوانح عمری لکھنے میں کسی سے پیچھے نہیں رہے۔ یہ بس اللہ ہی کا فضل ہے کہ تقریباً ایک درجن سے زائد کتابیں سیرت نبوی ﷺ پر پشتو زبان میں لکھی گئی ہیں اور مطالعہ کے لئے دستیاب ہیں۔

کسی بھی کتاب کی تصنیف و تالیف کے سلسلے میں کوئی بھی مصنف اپنے وقت کے حالات سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا، چنانچہ یہی بات سیرت نبوی ﷺ پر پشتون مؤلفین کی تالیفات میں بڑی نظر آتی ہے۔ صوبہ سرحد کے لوگ ہمیشہ اسلام کے نام پر اپنا سر قربان کرنے اور اس کے دفاع میں جہاد کرنے کے لئے مشہور رہیں۔ تاریخ گواہ ہے کہ جب کبھی کوئی ہاتھ اسلام کے خلاف اٹھا تو یہ لوگ اس ہاتھ کو کاٹنے کے لئے آگے بڑھے۔ یہاں یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ آج پشتون اور مسلمان لفظ ایک دوسرے کے مترادف بن گئے ہیں۔ کسی دوسرے مذہب کا پیروکار پشتون نہیں کہلاتا، البتہ اس سے بھی انکار نہیں کہ بعض اوقات یہ لوگ دین اسلام کے صحیح اصولوں سے بے خبر ہو کر جذبات کی رو میں بھی بہ گئے ہیں۔

اور ان کی اس کمزوری سے مختلف عہد میں مختلف لوگوں نے اپنے ذاتی فوائد بھی حاصل کئے ہیں۔ ورنہ اسلام سے پشتون کی محبت غیر فانی ہے جس میں شاید ہی کسی کو اختلاف ہو۔ پشتونوں کی اپنے دین سے اور اپنے محبوب رسول کی صحیح تعلیمات سے بے خبری کو پیش نظر رکھ کر مختلف دانشوروں نے یہ اپنا اخلاقی فریضہ سمجھا کہ ان کے سامنے اپنے دین اور اپنے پیارے رسولؐ کی سوانح عمری پشتو زبان میں پیش کی جائے تاکہ وہ خود اس کو پڑھ سکیں سمجھ سکیں اور اس کو اپنے لئے مشعلِ راہ بنالیں ۳؎

پشتو زبان میں لکھی ہوئی سیرت کی کئی کتابیں ہمارے پاس موجود ہیں اور ان میں سے ہر ایک کا پڑھنا سود مند ہے لیکن ان میں ایک کتاب ایسی ہے جو نہ صرف ہمارے پشتون بھائیوں کے لئے بلکہ تمام اہل وطن پاکستانی بھائیوں کے لئے بے حد اہمیت کی حامل ہے۔ مصنف کا کمال یہ ہے کہ اس نے پختونوں کو خطاب کرتے ہوئے سیرت نبویؐ کی افادیت اور ضرورت بیان کی ہے۔ میں اپنا یہ خوشگوار فریضہ سمجھتا ہوں کہ اس مقالے میں اس مجاہد آزادی، محبِ وطن اور عاشقِ رسولؐ کے ایسے کارناموں کا ذکر کروں جن کا علم نہ صرف پشتونوں کے لئے بلکہ ہر پاکستانی کے لئے نہایت ضروری ہے۔ مصنف کا نام حاجی محمد خان میر ہلالی ہے۔ حاجی ہلالی ہفت روزہ اخبار "جمہوریت" پشاور کے مدیر بھی رہے ہیں۔ ان کی اس تالیف کا نام "ښکلے رسولؐ یعنی پیارا رسولؐ" ہے۔ یہ کتاب ۱۹۲۵ء میں چھپی اور پھر ۱۹۴۷ء میں یعنی پاکستان بننے کے چند ماہ بعد۔ ۴؎

مصنف اپنی کتاب کے مقدمہ میں لکھتے ہیں۔

مقامِ شکر ہے کہ میری کتاب "ښکلے رسولؐ" ایسے وقت میں چھپ رہی ہے جب کہ برصغیر کے مسلمانوں کے مصائب و آلام کی ایک خونچکاں داستان ختم ہونے کو آئی ہے۔ اور مملکتِ خداداد پاکستان معرضِ وجود میں آچکی ہے اور مسلمان آزادی کی سانس لے رہے ہیں۔ اس خوشی میں تمام دنیا کو جاہلیت کے پنجے سے آزاد کرانے والے پیغمبر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک زندگی اور تعلیمات بیان کر کے پشتون قوم کے ہر چھوٹے بڑے کی زندگی میں عملی انقلاب لانے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں۔

حاجی ہلالی کہتے ہیں کہ ایک تو ۱۸۵۷ء کا وہ منحوس سال تھا جس کا ہر مہینہ ہر دن اور ہر گھڑی مسلمان قوم کی تباہی اور ذلت کی داستان ہے اور اس سال مسلمان قوم کو انگریز کے ہاتھوں جو ظلم برداشت کرنے پڑے۔ تاریخ کا ہر ورق اور سطر اس کی گواہی ہے ۵؎

مصنف آگے چل کر لکھتے ہیں کہ اس کے مقابلہ میں ۱۹۴۷ء کا سال وہ مبارک سال ہے جس کا ہر دن اور ہر گھڑی ہمارے لئے خوشی اور مسرت کا پیغام لائی ہے۔ بڑے شکر کا مقام ہے کہ برصغیر میں ایک اسلامی

ریاست پاکستان کا جھنڈا بلند ہوا ہے۔ یہ وہ مبارک دن ہے کہ مسلمان ایک دفعہ پھر آزادی کی بیش بہا نعمت سے نوازا گیا ہے۔ یہ وہ دن ہے کہ خیبر سے لے کر بنگال تک مسلمان قوم کو اللہ تعالیٰ نے ایک ایسی سلطنت دی ہے جو نہ صرف تمام اسلامی سلطنتوں میں سب سے بڑی ہے بلکہ دنیا کے پانچ بڑے ممالک میں سے ایک ہے۔ ؂

مصنف مزید لکھتے ہیں کیا آپ کو معلوم ہے کہ مسلمان کو یہ آزادی کس نے دی۔ مسلمان کی گردن سے غلامی کا طوق کس نے اتارا؟ مسلمان کو کانگریس کے دامِ فریب سے کس نے نکالا؟ وہ کون ہے جس نے مسلمانوں کے سر پہ آزادی کا تاج رکھا؟ وہ کون ہے جس نے مسلمانوں کا جھنڈا ایک دفعہ پھر برصغیر میں لہرایا؟ یہ بیشال مدبر قائداعظم محمد علی جناح ہے جو محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کا خادم اور جمال الدین افغانی اور اور علامہ اقبال کے خوابوں کی تعبیر ہے۔ ؂

چنانچہ مصنف اس خوشی کے موقع پر ایک ترانہ پیش کرتا ہے جس کا مفہوم یہ ہے: جب تک آسمان پر سورج چمکتا رہے گا اور ستاروں کی محفل جمتی رہے گی اور مسلمان باقی ہیں اس وقت تک مملکت پاکستان باقی رہے گی اور دلوں پر قائداعظم محمد علی جناح کی حکمرانی ہوگی۔

بیرونی ممالک کے ساتھ تعلقات کے بارے میں مصنف فرماتے ہیں:-

ہم چاہتے ہیں کہ مسلمانوں کے دل قرآن کریم کی محبت سے سرشار ہوں اور پوری دنیا ان کی جولاں گاہ ہو۔ افغانستان، ترکی، ایران، شام، لبنان، مصر، عراق اور حجاز سے ہمارے دوستانہ تعلقات ہوں، مقام مسرت ہے کہ موجودہ وقت میں ہماری حکومت نے ان تمام مسلم ممالک سے انتہائی دوستانہ تعلقات قائم کر رکھے ہیں۔ ؂

ملک کی داخلی وحدت کے بارے میں فرماتے ہیں۔ سوات، قلات، بہاولپور، چترال، کشمیر، دیر امب۔ ان تمام ریاستوں کا اتحاد پاکستان کے ساتھ اشد ضروری ہے۔ ؂

یاد رہے کہ یہ کتاب ۱۹۴۷ء میں چھپی ہے۔

حاجی ہلالی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کو چار ادوار میں تقسیم کرتے ہیں۔

پہلا دور ——— ولادت مبارکہ سے چالیس سال تک۔

دوسرا دور ——— آغازِ نبوت سے ۵۳ سال کی عمر تک یعنی ہجرت مدینہ تک۔

تیسرا دور ——— ہجرت سے وفات تک۔

چوتھا دور ——— وفات سے ابدالآباد تک۔ ؂

اسی طرز پر مصنف ایک عام پاکستانی کی زندگی کو بھی چار ادوار میں تقسیم کرتا ہے۔ فرماتے ہیں کہ جیسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کو ہم نے چار ادوار میں تقسیم کیا ہے۔ اس طرح اس بے مثال پیغمبر کی امت پاکستانی مسلمان کی زندگی کے بھی چار ادوار ہیں۔ ۱۱ھ

پہلا دور ——— پیدائش سے لے کر مدرسے جانے تک۔

دوسرا دور ——— مدرسے سے فارغ ہو کر میدانِ عمل میں آنے تک۔

تیسرا دور ——— عملی زندگی میں اپنے عملِ صالح سے مملکت خداداد پاکستان کی خدمت اور اس کے ساتھ غیر مشروط وفاداری، اللہ اور اس کے رسولؐ کی شریعت کی پیروی، پاکستان کے تمام قبیلوں اور صوبوں میں بھائی چارہ پیدا کرنا، حکومت کی ملازمت میں دیانت و امانت کا خیال رکھنا، پاکستان کا جھنڈا ہمیشہ بلند رکھنا اور اس کو کسی بھی حالت میں سرنگوں نہ ہونے دینا اور پاکستان کی آزادی کو برقرار رکھنے کے لئے جان کی بازی لگانا۔ دشمن کو عبرت ناک شکست دینا۔ اخلاقی قدروں کو اپنانے کے لئے زنا، چوری، ڈاکہ زنی شراب نوشی، خیانت، رشوت اور قتل سے اپنے آپ کو بچانا، آپس میں ایک دوسرے سے لڑنے سے اجتناب کرنا، اسلام اور پاکستان کے مفاد کو اپنے مفاد پر ترجیح دینا۔ قیامت کو یاد رکھنا، اللہ تعالیٰ سے ہر حالت میں ڈرنا، ظلم اور وطن سے غداری سے اپنے دامن کو پاک رکھنا۔ ۱۲ھ

چوتھا دور۔ اگر پاکستانی مسلمانوں میں یہ بلند اخلاقی صفات پیدا ہو جائیں تو پھر قیامت تک ان کا پرچم دنیا میں نمایاں نظر آئے گا۔

مصنف مزید لکھتے ہیں :-

آزادی کے بعد پاکستان کے دلیر پشتون نوجوانوں کی ذمہ داری بڑھ گئی ہے۔ پاکستان کے پشتون اپنی اسلامی سلطنت میں برابر کے حصے دار ہیں۔ ملک کے کسی بھی حصے میں فرائضِ منصبی پر فائز ہوتے ہوئے ایک عظیم قوم کے افراد کی طرح ان کے لئے ضروری ہے کہ بچپن ہی سے پشتون نوجوان سرورِ کائنات کی تعلیمات سے اپنے آپ کو مزین کریں۔ ۱۳ھ

آپ نے ملک کے مختلف صوبوں کے بارے میں لکھا :-

پاکستان اللہ کی مہربانی سے ایک ایسی مملکت ہے۔ جس میں طورخم سے لے کر چٹاگانگ تک صوبہ سرحد، بلوچستان، پنجاب اور سندھ کے علاقے شامل ہیں۔ آفریدی، مہمند، مسعود (محسود)، بٹن دوڑ، اورکزئی، وزیر، سالارزئی، اخون خیل، چغرزئی، رانیزئی، ملیزئی، یوسف زئی۔ ان تمام قبائل نے اسلامی ریاست کے ساتھ اپنے تعلقات اسلامی بھائی چارے کی بنیاد پر مضبوط بنا لئے ہیں۔ پاکستان

ان قبائل کی آزادی کا ضامن ہے اور یہ قبائل پاکستان کے وفادار اور محافظ۔

حاجی ہلالی آگے چل کر فرماتے ہیں :۔

آزادی، استقلال، اور اپنی حکومت خود چلانا اللہ تعالیٰ کی بڑی نعمت ہے۔ چنانچہ اس ضمن میں وہ قرآن کریم کی سورۂ نور کی ایک آیت کا حوالہ دیتے ہیں۔ جس میں اللہ تعالیٰ نے مومنوں اور نیک عمل کرنے والوں کو حکمرانی دینے کا وعدہ فرمایا ہے۔ پھر ایک دوسری آیت کا ذکر کرتے ہیں جس میں انصاف سے کام کرنے کی تلقین کی گئی ہے۔ ۱۴

پھر آخر میں لکھتے ہیں :۔

انسان کے لئے امن و آشتی کا صرف ایک ہی راستہ ہے اور وہ ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نقشِ قدم پہ چلنا۔ ۱۵

محترم بھائیو! یہ تو تھیں وہ باتیں جن کا مصنف نے اپنی کتاب "نبکلے رسولؐ" کے مقدمہ میں تذکرہ کیا۔ آئیے اب ان باتوں کا تجزیہ کریں جو مصنف نے سیرتِ نبوی لکھنے کے ساتھ ساتھ پاکستانی پشتونوں کو مخاطب ہو کر کہی ہیں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا پہلا دور بیان کرتے ہوئے آپ کے لقب "امین" کے بارے میں چند اشعار درج کرتے ہیں۔ (جن کا مفہوم یہ ہے)

امانت اور دیانت ایمان کی جڑ ہے۔

بے دین اور بے دیانت بے ایمان ہوتا ہے۔

دیانت پیارے رسولؐ کی صفت ہے۔

دیانت انسانیت کی معراج ہے۔

دیانت ہی میں قوموں کی زندگی ہے اور دیانت ہی میں دین و دنیا کی کامیابی ہے۔

دیانت اور صداقت انسانیت کا جوہر ہیں اور جب انسان میں یہ نہ رہے تو پھر وہ درندہ بن جاتا ہے۔ ۱۶

مسلمانوں پہ اہلِ مکہ کے مصائب و آلام کی دل خراش داستان بیان کرتے ہوئے اپنے ہم وطنوں کو مخاطب کر کے حاجی ہلالی لکھتے ہیں :۔

پیارے بھائیو! اہلِ مکہ کی طرح مشرقی پنجاب کے فسادیوں نے مسلمان عورتوں کو ذلیل کیا اور ان سے ان کی عصمت اور عظمت کو چھین لیا۔ ان کی یہ کوشش ہے کہ مسلمانوں سے سب کچھ چھین لیں

پاکستان کو تباہ کردیں اور مسلمانوں کو دوبارہ اپنا غلام بنالیں۔

پیارے بھائیو! اسلام کے ان سرفروشوں کے حالات پڑھ کر غور کیجئے کہ انھوں نے اسلام کے لئے کیسی کیسی تکالیف برداشت کیں۔ اپنا مال، اپنی اولاد، اپنے رشتہ دار واحباب، اپنا ملک، یہ سب کچھ انھوں نے اسلام کے لئے قربان کردیا۔ انہی قربانیوں کا نتیجہ تھا کہ انھوں نے اسلام کا جھنڈا بلند کیا اور شیطانی قوتوں کو پامال کردیا۔

پیارے بھائیو! ان جان نثاروں میں یہ خاصیت تھی کہ ان کے قول وفعل میں تضاد نہیں تھا۔ آپ کا قول وفعل بھی ایک ہونا چاہیئے۔ رشوت، حرام خوری، چغلی، جھوٹی شہادت، ان تمام بداخلاقیوں سے اپنے آپ کو بچایئے۔ قوم فروشی اور اپنے پاکستان سے غداری جیسی پست چیزوں کے نزدیک نہ جایئے والدین کی عزت، حقدار کو اس کا حق دینا، یتیموں کے ساتھ حسنِ سلوک، وعدہ پورا کرنا۔ ناپ تول میں کمی نہ کرنا، وغیرہ یہ تمام صفات ایک خود دار قوم کے افراد میں پائی جاتی ہیں۔

اسلام کے عالمگیر اصول کو اپنی عملی زندگی میں جگہ دیجئے اس طرح غیر مسلم آپ کو دیکھ کر خود بخود مسلمان بن جائیں گے۔ ۱۹

ہجرت کے وقت حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بستر پر لیٹنا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لوگوں کی امانتوں کا ذکر کرتے ہوئے حاجی ہلالی اپنے ہم وطنوں سے یوں مخاطب ہوتے ہیں:۔

پیارے بھائیو! آپ بھی صادق اور امین بن جایئے۔ دوست اور دشمن آپ پر اعتماد کریں گے۔ ۲۰

جنگ بدر میں مسلمانوں کی بے مثال قربانی کا ذکر کرتے ہوئے مسلمانوں سے یوں مخاطب ہوتے ہیں۔ (یہ خطاب پشتو اشعار میں ہے)

اے ایمان والو! میدان بدر بھی آپ کی جرأت و قربانی کو حیرانی کی نظر سے دیکھ رہا ہے۔ اور اے ایمان والو! آپ کی زندگی کا راز دین وملک کے لئے قربانی دینے میں ہے۔ ۲۱

جنگِ بدر کا تجزیہ کرتے ہوئے حاجی ہلالی لکھتے ہیں:۔

افسوس! جنگ ایک ایسی بدی ہے جس سے چھٹکارا نہیں ہے اس لئے کہ خونریزی، خونریزی سے بند ہوتی ہے۔ اگر ہاتھ جوڑنے سے صلح حاصل ہوسکتی، تو ہمارے پیارے نبی ایسا ہی کرکے صلح حاصل کرنے میں کامیاب ہوجاتے۔ لیکن جب تک دنیا میں ابوجہل موجود ہیں تو اس کے ساتھ امن پسندی کسی حالت میں کارگر ثابت نہیں ہوسکتی۔ غیرت وحمیت مسلمان نوجوانوں کا لباس ہے قومی خطرے کے

وقت انفرادی نیکی کی کوئی حیثیت نہیں۔ اگر عبادت میں مشغول لوگ قومی خطرے کے وقت اپنے زاویوں سے نکل کر سینہ سپر ہو کر میدان جنگ کی طرف نہ بڑھیں تو ان کی عبادت عبادت نہیں۔ اسلام ایک صحیح دین ہے۔ اگر مسلمانوں میں انفرادی اور اجتماعی نیکی کا جذبہ پیدا ہو جائے تو قومی خطرے کے وقت زاویوں میں بیٹھ کر عبادت کرنا حقیقت میں دشمن کی مدد کرنا ہے۔

بدر کے جیالوں نے میدان جنگ ہی میں نماز پڑھی۔ رات کے وقت خدا کے حضور میں سر بسجود، اور دن کے وقت دشمن کی صفوں کو چیرنے والے مجاہد۔ لیکن بعد میں جب مسلمانوں نے قومی خطرے کے وقت نفل نمازیں ادا کرنے کو ترجیح دی تو دنیا میں اسلام اور مسلمان دونوں کمزور ہو کے چلے گئے۔ امن کے وقت لوگوں کے ساتھ نیکی کرنا صحیح اسلام ہے اور قومی خطرے کے وقت دشمن کی تابوت لگانا حقیقی دین ہے۔ اگر مسلمان امن اور جنگ دونوں حالتوں میں اسلامی احکام پر عمل پیرا ہو جائیں تو اقوام عالم میں ان کا سر ہمیشہ بلند رہے گا۔ ۲۲

جنگ بدر کے حالات کے اختتام پر حاجی ہلالی لکھتے ہیں:

اے خدا! مجھے اور میرے پشتون قوم کے نوجوانوں کو بدر کے نوجوانوں جیسا ایمان کامل عطا فرما۔ ۲۳

بدر کے قیدیوں میں بعض لکھے پڑھے آدمی تھے۔ ان کا تاوانِ جنگ یہ مقرر کیا گیا کہ وہ صحابہؓ کے بچوں کو لکھنا پڑھنا سکھائیں گے۔ اس سلسلے میں حاجی ہلالی اپنے پشتون بھائیوں سے یوں مخاطب ہوتے ہیں:

پیارے بھائیو! پیارے نبیؐ لکھنے پڑھنے کو پسند فرمایا کرتے تھے۔ آپ بھی شوق سے پڑھیں اور لکھیں۔ پیارے نبیؐ آپ سے خوش ہو جائیں گے۔ پیارے نبیؐ نے دشمن کے قیدیوں کے ساتھ کس قدر مہربانی کا سلوک کیا۔ آپ بھی عدل و انصاف کو اپنا شیوہ بنائیں اور ضعیفوں، یتیموں اور بیواؤں پر ظلم و زیادتی نہ کریں۔ ۲۴

جنگ احد میں صحابہؓ کی قربانی کا ذکر کرتے ہوئے حاجی ہلالی یوں رقمطراز ہیں:
کتنی اچھی ہے وہ موت جو اسلام، قوم اور وطن کا بچاؤ کرتے ہوئے آ جائے۔ ایسی موت کو شہادت کہتے ہیں اور قیامت کے دن شہید کی بخشش میں شک کرنے والا ایمان سے محروم ہے۔ ۲۵

پھر فرماتے ہیں:
جو آدمی غلامی کی موت مرے، تو اس کا نام ہمیشہ کے لئے مٹ جاتا ہے۔ لیکن جو آدمی اسلام کے

کی راہ میں مرے تو وہ ابدالآباد تک زندہ رہتا ہے۔ ۲۶

احد کی جنگ میں صحابی خواتین کی بہادری اور خدمات کا ذکر کرتے ہوئے حاجی ہلالی لکھتے ہیں:-

بہادر خواتین ہمیشہ بہادری کا کام کرتی ہیں اور اس کو وہ اپنی عزت سمجھتی ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ مذہب، قوم اور ملک کو درپیش خطرہ کے وقت اگر عورتیں اپنی خدمات پیش نہ کریں تو شکست کھانے کی صورت میں دشمن کے ہاتھوں ان کی عزت محفوظ نہیں رہتی۔ اس لئے دین اور ملک کو درپیش خطرہ کے وقت غیرت مند عورتیں اپنے جوانوں کو میدان جنگ کی طرف خود دھکیلتی ہیں۔ اور خود بھی خدمات پیش کرتی ہیں۔ ۲۷

جنگ بدر اور جنگ احد سے نتائج اخذ کرتے ہوئے حاجی ہلالی اپنی بات ختم کر کے لکھتے ہیں:-

پشتون نوجوانوں کو جنگ بدر اور جنگ احد میں شریک نوجوانوں کے حالات زندگی کا بار بار مطالعہ کرنا چاہیئے اور یہ سبق حاصل کرنا چاہیئے کہ اپنے قائد کے حکم کی نافرمانی کرنے سے فتح شکست میں تبدیل ہو سکتی ہے۔ ۲۸

وما علینا الا البلاغ۔ وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین۔

حوالے

۱ — قرآن ۳۳ : ۲۱

۲ — افکار ہلالی ، ص (ط)

۳ — جیسے کہ پشتو زبان میں لکھی ہوئی سیرت کی تمام کتابوں کے مقدموں سے ظاہر ہوتا ہے۔

۴ — بنگلے رسولؐ : ۱

الحاج محمد خان میر ہلالی ، ۷ اپریل ۱۸۹۰ء میں پشاور میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد کا نام گل میر خان تھا۔ آپ بچپن ہی سے پشتو ادب کے دلدادہ تھے۔ آپ شعر بھی کہتے تھے لیکن عام شاعروں کے برعکس آپ کی شاعری مذہب اور ملک وملت کے لئے وقف تھی۔ آپ اپنے کلام سے پشتون نوجوانوں کے دلوں میں سامراج کے خلاف نفرت اور ملک وملت کے ساتھ محبت کے جذبات پیدا کیا کرتے تھے۔

حاجی ہلالی انگریزوں کے خلاف ہر محاذ میں شریک رہے ہیں اور اس سلسلے میں وہ کئی بار جیل بھی جا چکے ہیں۔

پاکستان بننے سے پہلے وہ مسلم لیگ کے سرکردہ رکن تھے۔ لیکن افسوس! کہ پاکستان بننے کے بعد وہ مکمل طور پر بھلا دیئے گئے اور اس کی بڑی وجہ بقول انور بیگ غازی آپ کی مالی کمزوری تھی۔
پاکستان بننے پر وہ بہت خوش تھے جس کا اظہار وہ اپنی کتابوں میں دونوں نظم و نثر میں کر چکے ہیں آپ کی تاریخ وفات ۴ جنوری ۱۹۷۴ء ہے۔
آپ کے دو بیٹے بقید حیات ہیں۔ انور بیگ غازی اور ارشد ہلالی اور دونوں علم و ادب کے بڑے دلدادہ ہیں (تفصیل کے لئے دیکھیں" افکار ہلالی" اور "توریالی")

۵۔	'بنگلے رسول' مقدمہ	ب تا ح
۶۔	'بنگلے رسول' مقدمہ	د تا ہ
۷۔	ایضاً	ہ تا و
۸۔	ایضاً	و تا ز "توریالی" صفحہ ۱۹۷
۹۔	ایضاً	ایضاً "توریالی" صفحہ ۱۹۷- ۱۹۸
۱۰۔	ایضاً	(ا)
۱۱۔	"	ز ، ح ، ط
۱۲۔	"	"افکار ہلالی" مقدمہ ع ، ف
۱۳۔	"	ط ، ایضاً ط
۱۴۔	"	ط ، ی
۱۵۔	"	ی ، ک ، ل ایضاً "توریالی" صفحہ ۱۹۷
۱۶۔	"	مقدمہ م
۱۷۔	"	م ، ن ، س
۱۸۔	"	صفحہ ۵۴ تا ۵۶
۱۹۔	"	صفحہ ۱۸۷ تا ۱۸۹
۲۰۔	"	صفحہ ۱۹۳
۲۱۔	"	صفحہ ۲۱۷ تا ۲۱۸
۲۲۔	"	صفحہ ۲۳۴ تا ۲۳۶
۲۳۔	"	صفحہ ۲۴۲ تا ۲۴۴

[illegible]

۲۵ - [illegible]

[illegible]

۲۷ ″ [illegible]

[illegible]

۲۹ ″ [illegible]

مآخذ

۱ - اخون درویزه، تذکرة الابرار والاشرار

۲ - افضل خان - تاریخ مرصع یونیورسٹی بک ایجنسی پشاور

۳ - پیر بخش خان - محمد نبی صلی اللہ علیہ وسلم - عظیم برادرز پشاور ۱۹۵۴ء

۴ - حاجی محمد خان میر ہلالی - (۱)

۱ - افکار ہلالی - منظور عام پریس پشاور ۱۹۶۱ء

۲ - [illegible] مکتبہ جمہوریت پشاور ۶۱

۳ - تیلع کمال [illegible] ″ ۶۱

۴ - پښتانه [illegible] ″ ″ ۱۹۵۷ء

۵ - [illegible] حضرت عثمان [illegible] ″ ۵۱

۶ - حضرت [illegible] ″ ۶۱

۷ - [illegible] اداره جمهوریت پشاور ۱۹۴۷ء

۸ - [illegible] ″ ۸۱

۹ - [illegible] ″ ۶۱

۱۰ - د [illegible] ″ ۶۰

۱۱ - [illegible] مکتبہ جمہوریت پشاور ۱۹۵۸ء

۱۲ - [illegible] ″ ۶۶

۱۳ - [illegible] ″ ۶۶

۱۴۔ دینی دنیا

۱۵۔ صدیق اکبرؓ

۱۶۔ عکس محشر

۱۷۔ مولود خیر البشر ۔ مکشمی آرٹ پریس راولپنڈی ۔ ۱۳۴۲ھ

۱۸۔ [illegible]

۱۹۔ یو سرق

۵۔ سید روح اللہ ۔ تاریخ د سردار عالم ، اسلامی کتب خانہ پشاور

۶۔ گوہر خان ۔ قلب السیر (مخطوطہ) پشاور میوزیم

مصنف خوشحال خان خٹک کے بیٹے ہیں ، ان کی یہ کتاب ۱۱۰۷ھ میں لکھی گئی ۔ مخطوطہ پر ایک مقالہ از محمد نواز طاہر پشتو اکیڈمی پشاور یونیورسٹی کے ایک رسالہ پختون میں چھپا ہے ۔

۷۔ عبد الحلیم اثر افغانی ۔ سیرت د پاک رسول ۔ دار الاشاعت باجوڑ پاکستان

۸۔ عبد الکریم مظلوم ۔ مقدمہ سیرۃ النبی پشتو ترجمہ ۔ پشتو اکیڈمی پشاور یونیورسٹی

۹۔ مرزا عبد الرحیم ۔ سردار عالم ، رحمانی پرنٹنگ پریس بازار قصہ خوانی ، مردان

۱۰۔ مولانا غلام نبی ۔ سیرۃ خیر البشر ۔ مطبع سرحد پشاور ، دو جلدوں میں [illegible]

۱۱۔ محمد اکبر خادم ۔ [illegible] غلام نبی [illegible]

۱۲۔ حاجی محمد امین [illegible] ۔ گلدستہ مدینۃ النبی علیہ السلام [illegible] کتب خانہ [illegible]

۱۳۔ [illegible] گلزار ختم نبوت [illegible]

۱۴۔ مولوی محمد امین گل ۔ سیرۃ الرسول ۔ مطبع [illegible] پشاور [illegible]

[illegible]

رسالے

۱۵۔ "اباسین" کراچی اگست ۱۹۶۳ء (سیرۃ نمبر)

۱۶۔ ۳۰ اوس کوئٹہ

۱۷۔ اک جمہور اسلام ۔ پشتو اکیڈمی (سیرۃ نمبر)